مروّجہ اسلامی بینکاری' حیلہ سازی اور شرعی تعلیمات

عصرِ حاضر میں مسلم دنیا کو جو چیلنجز درپیش ہیں' ان میں سے ایک بڑا چیلنج اقتصاد و معیشت کے باب میں بینکنگ سے متعلق ہے۔ یہود کے سودی چنگل میں جکڑے ہوئے اس نظامِ بینکاری کا اثر و نفوذ دنیا کے ہر خطے میں نمایاں نظر آتا ہے۔ مسلم ریاستیں اس کے استحصالی ہتھکنڈوں کا خصوصی ہدف ہیں۔ علاوہ ازیں قومی و بین الاقوامی سطح پر تجارت اور لین دین میں بھی بینکوں کا کردار اس قدر بنیادی حیثیت اختیار کر چکا ہے کہ اس سے پہلو بچانا ممکن نہیں رہا۔ اندریں حالات علمائے اسلام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا قابلِ عمل اور شافی حل پیش کریں۔ یہاں یہ نکتہ بطورِ خاص پیشِ نظر رہے کہ معیشت اجتماعی نظامِ زندگی کا ایک جزء ہے' کُل نہیں۔ لہٰذا پورے نظامِ حیات کو اسلام کے مطابق ڈھالے بغیر محض بینکاری کو پورے طور پر اسلامی بنانا ممکن نہیں۔ تاہم اس کے باوجود عارضی بنیادوں پر اس سلسلے میں انفرادی و اجتماعی طور پر کافی کوششیں ہوئیں اور یوں اسلامی بینکاری کا رواج شروع ہوا۔

اسلامی بینکاری کے عملی تجربات مختلف مسلم ریاستوں میں گزشتہ چار' پانچ عشروں سے جاری ہیں۔ اس کے نظریاتی پہلوؤں پر بحث و تمحیص کا سلسلہ بھی اتنا ہی قدیم ہے۔ مروّجہ اسلامی بینکاری کے حق میں دیے جانے والے دلائل زیادہ تر حیلوں پر مبنی ہونے کی بنا پر کافی کمزور نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم کی عظیم اکثریت اس حوالے سے بہت سے تحفظات رکھتی ہے۔ وطنِ عزیز کے بعض رسائل و جرائد میں ان دنوں مروّجہ اسلامی بینکاری کے جواز اور عدمِ جواز پر گرما گرم بحث مباحثہ جاری ہے۔ اسی تناظر میں حال ہی میں مروجہ اسلامی بینکاری کے بارے میں علمائے احناف کی ایک بڑی تعداد کا ایک متفقہ فتویٰ کراچی سے جاری ہوا ہے' جس میں مرقوم ہے:

''مروّجہ اسلامی بینکاری کی غیر اصلی اور عارضی بنیادیں چونکہ مرابحہ و اجارہ ہیں' ان عارضی بنیادوں پر بینکاری کرنے کو اور ان عارضی حیلوں کو مستقل ذریعہ تمویل بنانے کو اسلامی بینکاری کہنا اور سمجھنا شرعاً و اخلاقاً جائز کہنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اس کی چند وجوہات یہ ہیں:

۱۔ غیر اصلی بنیادیں (مرابحہ و اجارہ) محض حیلے ہیں اور حیلوں کو مستقل نظام بنانا ناجائز ہے' ایسے حیلوں کے ذریعے انجام پانے والا معاملہ بھی ناجائز ہی کہلاتا ہے۔ جیسے امام محمدؒ کے ہاں 'بیع عینہ' کا

حیلہ ناجائز ہے۔ اسی طرح مرابحہ واجارہ کے حیلے اور ان کو ذریعہ تمویل بنانا بھی ناجائز ہے...

۲۔ یہ حیلے صرف مخصوص حالات اور وقتی عبوری دور کے لیے علماء نے بتائے تھے۔

۳۔ یہ بہت ہی نازک اور خطرناک حیلے ہیں' ذرا سی بے احتیاطی اس کو سودی نظام سے ملا دیتی ہے۔

۴۔ ان حیلوں کو دائمی نظام کے طور پر استعمال کرنا نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ ناجائز بھی ہے۔

۵۔ اسلامی بینکاری میں مرابحہ اور اجارہ کا حجم ختم ہونا ضروری ہے' ورنہ کوئی اسلامی بینک ''اسلامی بینک'' کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا' بلکہ ''حیلہ بینک'' کہلانے کا بجا طور پر حقدار ہوگا۔''

(مروجہ اسلامی بینکاری کے بارے میں علماء کرام اور مفتیان عظام کا متفقہ فتویٰ: ص۳'۴)

آٹھ صفحات پر مشتمل اس مفصل فتوے کی بعد میں پریس ریلیز بھی جاری کی گئی' جس میں یہ کہا گیا کہ مروجہ اسلامی بینکاری قطعی غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ اسلام کی طرف منسوب بینکوں کا بھی وہی حکم ہے جو دیگر سودی بینکوں کا ہے۔ اس اجلاس میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے حضرت مفتی حمید اللہ جان صاحب' جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی سے حضرت مولانا مفتی عبد المجید دین پوری صاحب' حضرت مولانا مفتی رفیق احمد صاحب اور حضرت مولانا مفتی شعیب عالم صاحب' جامعہ فاروقیہ سے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب' مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب' حضرت مولانا مفتی سمیع اللہ صاحب' حضرت مولانا مفتی احمد خان صاحب' جامعہ اسلامیہ کلفٹن سے حضرت مفتی حبیب اللہ شیخ صاحب' خیر المدارس ملتان سے مفتی مولانا عبداللہ صاحب' دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے حضرت مفتی غلام قادر صاحب' جامعہ خلفائے راشدین کراچی سے حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب' جامعہ احسن العلوم کراچی سے حضرت مفتی زرولی خان صاحب' جامعہ رشیدیہ بلوچستان سے حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی صاحب وغیرہ نے شرکت کی ہے۔

اسلامی بینکوں کے کاروبار کی معروف اور مروج شکلوں پر تفصیلاً نقد و تبصرہ پر مشتمل ایک تحقیقی مضمون حکمت قرآن کے آئندہ شمارے میں پیش کیا جائے گا' ان شاء اللہ۔ سردست ہم اتنا عرض کرنا مناسب خیال کرتے ہیں کہ اسلامی بینکوں کا مروجہ نظام اکثر و بیشتر غیر شرعی حیلوں پر مشتمل ہے' جس میں بظاہر جزءاً جزءاً اسلامی قوانین کی پابندی ہو رہی ہے' لیکن ان قوانین کے جاری کرنے سے شریعت کی روح اور مقاصد بری طرح پامال ہو رہے ہیں۔ غیر سودی بینک ہوں یا سودی بینک ہوں' دونوں طرح کے بینک حقیقت میں تجارت و کاروبار نہیں کرتے بلکہ پیسوں کا لین دین کرتے ہیں۔ لہٰذا اسلامی بینکوں کے ساتھ ہاؤس فنانسنگ' کار لیزنگ اور بیع مرابحہ کرنا متذکرہ بالا فتوے کی رو سے ناجائز قرار پاتا ہے اور ان بینکوں میں کوئی بچت اکاؤنٹ کھلوانا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ چنانچہ احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ جب تک بینک اپنی ماہیت ہی کو تبدیل نہ کرلیں اور واضح طور پر حقیقی کاروباری ادارے نہ بن جائیں ان بینکوں کے مشکوک نوعیت کے لین دین سے اجتناب کیا جائے۔